Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون ۴۴۹ — رجسٹرڈ نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

The Daily ALFAZL RABWAH

یوم اتوار — ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی — قیمت ۲۵ پیسے

جلد ۶۷/۳۲ | ۳ ذوالحجہ ۱۳۹۸ھ ۵ نبوت ۱۳۵۷ ہش ۵ نومبر ۱۹۷۸ء | نمبر ۲۵۳

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۵ نومبر۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ :-

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمدللہ

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور کو صحت و عافیت کے ساتھ رکھے ، برکتوں سے معمور لمبی زندگی عطا فرمائے اور ہر طرح حضور کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین

مکرم مولوی محمد اشرف اسحٰق صاحب مبلغ اسلام تنزانیہ کے بائیں پاؤں کی ہڈی ایک حادثہ میں ٹوٹ گئی ہے۔ احبابِ جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحتِ کاملہ عطا فرمائے آمین ۔ (وکیل التبشیر ربوہ)

مکرم سید شمشاد احمد صاحب ناصر مبلّغِ غانا کا بڑا بیٹا ممتاز احمد کئی دنوں سے بیمار ہے احباب اس کی صحتِ کاملہ کیلئے دعا فرمائیں۔

(رشید احمد ارشد مربی سلسلہ)

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ

غلبۂ اسلام کی عظیم مہم کو کامیابی سے جاری رکھنے کے لئے صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ کو مضبوط بنانا ضروری ہے۔ ادائیگیوں کا پانچواں مرحلہ شروع ہے اس میں ہر وعدہ کنندہ کی طرف سے اپنے وعدہ کا مزید ۱/۱۵ ادا کر کے اپنی ادائیگی کو ۵/۱۵ کرنا ہے۔ آپ سے درخواست ہے کہ اپنے ضلع کی جماعتوں کو ابھی سے ادائیگیوں کی طرف توجہ دلا کر عنداللہ ماجور ہوں۔ بقایاجات کی وصولی کی طرف بھی آپ کی خاص توجہ کی ضرورت ہے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔ (سیکرٹری صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ)

جماعتِ احمدیہ کا جلسہ سالانہ ۱۹۷۸ء

۲۶-۲۷-۲۸ دسمبر ۱۹۷۸ء کو بمقام ربوہ منعقد ہوگا

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی منظوری سے یہ اعلان کیا جاتا ہے کہ امسال جماعتِ احمدیہ کا جلسہ سالانہ حسبِ سابق ۲۶-۲۷-۲۸ دسمبر ۱۹۷۸ء (منگل - بدھ - جمعرات) کو مرکزِ سلسلہ عالیہ احمدیہ ربوہ میں منعقد ہوگا انشاءاللہ۔ احبابِ جماعت زیادہ سے زیادہ تعداد میں جلسہ میں شمولیت فرمائیں۔ (ناظر اصلاح وارشاد)

بحرِ حکمت کے موتی، جوامع الکلم، جواھر الکلام

اِنسان کے دل میں حقیقی اطمینان صرف ذکرِ الٰہی سے ہی پیدا ہو سکتا ہے

مگر اس کے لئے ضروری ہے کہ انسان صبر اور محنت کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے حضور جھکا رہے

ارشادِ باری تعالیٰ

اَلَا بِذِکْرِ اللّٰہِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ (الرعد : ۲۹)

ترجمہ :- سمجھ لو! کہ اللہ (تعالیٰ) کی یاد ہی سے دل اطمینان پاتے ہیں ۔

حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم

مَا عَمِلَ ابْنُ اٰدَمَ عَمَلًا اَنْجٰی لَہٗ مِنْ عَذَابِ اللّٰہِ مِنْ ذِکْرِ اللّٰہِ (طبرانی)

ترجمہ :- ابنِ آدم نے کوئی کام نہیں کیا جو اس کو اللہ کے عذاب سے زیادہ نجات دینے والا ہو سوائے ذکرِ الٰہی کے۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

"قرآن سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا ذکر ایسی شے ہے جو قلوب کو اطمینان عطا کرتا ہے جیسا کہ فرمایا اَلَا بِذِکْرِ اللّٰہِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ۔ پس جہاں تک ممکن ہو ذکرِ الٰہی کرتا رہے اسی سے اطمینان حاصل ہوگا۔ ہاں اس کے واسطے صبر اور محنت درکار ہے۔ اگر گھبرا جاتا اور تھک جاتا ہے تو پھر یہ اطمینان نصیب نہیں ہو سکتا۔ دیکھو ایک کسان کس طرح پر محنت کرتا ہے اور پھر کس صبر اور حوصلہ کے ساتھ باہر اپنا غلّہ بکھیر آتا ہے۔ بظاہر دیکھنے والے یہی کہتے ہیں کہ اس نے دانے ضائع کر دیئے لیکن ایک وقت آجاتا ہے کہ وہ ان بکھرے ہوئے دانوں سے ایک خرمن جمع کرتا ہے۔ وہ اللہ تعالیٰ پر حُسنِ ظن رکھتا ہے اور صبر کرتا ہے۔ اسی طرح پر مومن جب اللہ تعالیٰ کے ساتھ ایک تعلق پیدا کر کے استقامت اور صبر کا نمونہ دکھاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے اس پر مہربانی کرتا ہے اور اسے وہ ذوق شوق اور معرفت عطا کرتا ہے جس کا وہ طالب ہوتا ہے۔ یہ بڑی غلطی ہے جو لوگ کوشش اور سعی تو کرتے نہیں اور پھر چاہتے ہیں کہ ہمیں ذوق شوق اور معرفت اور اطمینانِ قلب حاصل ہو۔"

(ملفوظات جلد ہفتم صـ۳۱۱)

پبلشر: مسعود احمد ۔ پرنٹر: سید عبدالحی ۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقام اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

روزنامہ الفضل ربوہ
۳ ر ذوالحجہ ۱۳۹۸ھ
۵ ر نبوت ۱۳۵۷ ہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اتّباعِ قرآن کے نتیجہ میں برکاتِ الٰہی کا نزول

قرآن مجید وہ کامل و اکمل شریعت ہے جس کے آنے سے تمام پہلی شریعتیں منسوخ قرار پائیں اور تمام بنی نوعِ انسان کے لئے تا قیامت صرف اور صرف اسی کی اتباع لازمی ٹھہری۔ اِس کا لازمی نتیجہ یہ ہونا چاہیئے تھا اور ہوُا کہ تمام منسوخ شدہ شریعتوں کا فیض منقطع ہو گیا اور قرآن مجید کا فیض تا قیامت جاری و ساری قرار پایا۔ چنانچہ قرآن مجید نے اپنی فیض رسانی کے کبھی منقطع نہ ہونے بلکہ تا قیامت جاری رہنے کا خود مختلف پیرایوں میں اعلان کیا۔ مثال کے طور پر اللہ تعالیٰ نے اتباعِ قرآن کی برکات پر روشنی ڈالتے اور اس کی پیروی کی تلقین کرتے ہوئے فرمایا:۔

اَلَّذِيْنَ يَتَّبِعُوْنَ الرَّسُوْلَ النَّبِيَّ الْاُمِّيَّ الَّذِيْ يَجِدُوْنَهٗ مَكْتُوْبًا عِنْدَهُمْ فِي التَّوْرٰىةِ وَالْاِنْجِيْلِ يَاْمُرُهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهٰهُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبٰتِ وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبٰٓئِثَ وَيَضَعُ عَنْهُمْ اِصْرَهُمْ وَالْاَغْلٰلَ الَّتِيْ كَانَتْ عَلَيْهِمْ فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِهٖ وَعَزَّرُوْهُ وَنَصَرُوْهُ وَاتَّبَعُوا النُّوْرَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ مَعَهٗٓ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝ (الاعراف آیت ۱۵۸)

ترجمہ:۔ وہ (لوگ) جو ہمارے اِس رسولؐ کی اتباع کرتے ہیں جو نبی ہے اور اُمّی ہے جس کا ذکر تورات اور انجیل میں ان کے پاس لکھا ہوُا موجود ہے۔ وہ ان کو نیک باتوں کا حکم دیتا ہے اور بُری باتوں سے روکتا ہے اور سب پاک چیزیں ان پر حلال کرتا ہے اور سب بُری چیزیں ان پر حرام کرتا ہے اور ان کے بوجھ (جو اُن پر لدے ہوئے تھے) اور طوق جو اُن کے گلوں میں ڈلے ہوئے تھے وہ ان سے دُور کرتا ہے۔ پس وہ لوگ جو اس پر ایمان لائے اور اس کو طاقت پہنچائی اور اس کو مدد دی اور اس نور کے پیچھے چل پڑے جو اس کے ساتھ اُتارا گیا تھا وہی لوگ بامراد ہوں گے۔

اس آیۂ کریمہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن مجید کی پیروی اور اتباع کرنے کی ایک عظیم الشان برکت یہ بتائی ہے کہ اس کے نتیجہ میں انسان گناہوں اور ہر قسم کی نافرمانیوں سے بکلّی پاک ہو کر فلاح کا مستحق بن جاتا ہے اور دوسرے مقامات پر فلاح کی وضاحت کرتے ہوئے بتایا کہ قرآن کے سچے متبع کو صبر و ثبات اور عزم و استقلال کی بے پناہ قوت عطا کی جاتی ہے جس کی وجہ سے وہ ہر ابتلاء اور آزمائش میں پُورا اُتر کر افضال و انعاماتِ الٰہیہ کا وارث قرار پاتا ہے، خدا تعالیٰ اس کی دعاؤں کو بکثرت قبول فرماتا ہے، اُسے ان کی قبولیت کی بشارت دیتا ہے، ہموم و غموم سے اُسے نجات عطا کرتا ہے، خدا تعالیٰ اس سے ہمکلام ہوتا ہے، اُسے اپنی تائید و نصرت سے نوازتا ہے حتّٰی کہ اس کا دوست بن جاتا ہے۔

یہ سب انعامات اب صرف اور صرف قرآن عظیم کی کامل و اکمل شریعت پر عمل پیرا ہونے سے ہی میسّر آتے ہیں اور اسی لئے میسّر آتے ہیں کہ یہی وہ شریعت ہے جس کی فیض رسانی اور برکاتِ خاصہ کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا اور یہ قیامت تک قائم و دائم رہے گی۔ چنانچہ بانیٔ سلسلہ احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام قرآن مجید کی اتباع کے نتیجہ میں نازل ہونے والی برکاتِ خاصہ کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"لاکھوں مقدسوں کا یہ تجربہ ہے کہ قرآن شریف کی اتباع سے برکاتِ الٰہی دل پر نازل ہوتی ہیں اور ایک عجیب پیوند مولا کریم سے ہو جاتا ہے۔ خدا تعالیٰ کے انوار اور الہام ان کے دلوں پر اُترتے ہیں اور معارف اور نکات ان کے مُنہ سے نکلتے ہیں۔ ایک قوی توکّل ان کو عطا ہوتی ہے اور ایک محکم یقین ان کو دیا جاتا ہے اور ایک لذیذ محبتِ الٰہی جو لذتِ وصال سے پرورش یاب ہے ان کے دلوں میں رکھی جاتی ہے۔ اگر اُن کے وجودوں کو ہاونِ مصائب میں پیسا جائے اور سخت شکنجوں میں دے کر نچوڑا جائے تو اُن کا عرق بجز حُبِّ الٰہی کے اور کچھ نہیں۔ دُنیا اُن سے ناواقف اور وہ دُنیا سے دُور تر و بلند تر ہیں۔ خدا کے معاملات اُن سے خارقِ عادت ہیں۔ اُنہیں پر ثابت ہوُا ہے کہ خدا ہے، اُنہیں پر کھُلا ہے کہ ایک ہے جب وہ دعا کرتے ہیں تو وہ اُن کی سنتا ہے، جب وہ پکارتے ہیں تو وہ انہیں جواب دیتا ہے، جب وہ پناہ چاہتے ہیں تو وہ ان کی طرف دَوڑتا ہے۔ وہ باپوں سے زیادہ ان سے پیار کرتا ہے اور ان کی در و دیوار پر برکتوں کی بارش برساتا ہے۔ پس وہ اس کی ظاہری و باطنی و روحانی و جسمانی تائیدوں سے شناخت کئے جاتے ہیں۔ اور وہ ہر ایک میدان میں ان کی مدد کرتا ہے کیونکہ وہ اُس کے اور وہ اُن کا ہے۔"

(سُرمہ چشمِ آریہ صفحہ ۳۱ حاشیہ)

حمد و نعت

عقیدت کے سلام اُس محسنِ انسانیّت پر ہوں

بلند، انسان کی ابصار سے، شانِ لطیفی ہے
عیاں ہے ذاتِ حق لیکن بصارت میں ضعیفی ہے
مگر وہ خود ظہورِ شان کے سامان کرتا ہے
یہی وصفِ خبیری ہے، یہی شانِ رفیقی ہے

نظر آتا ہے وہ اہلِ نظر کو آبگینوں میں
نشاں ملتا ہے اُس کا اہلِ ایماں کی جبینوں میں
اگر از شومیٔ قسمت بصیرت میں خرابی ہو
تو دیکھو اُس کو طوفانی سمندر کے سفینوں میں

جو دیکھو آسماں کی نیلگوں گہرائیوں میں ہے
وہ مہر و مہ میں ہے کونین کی پہنائیوں میں ہے
وہ شہ رگ سے بھی اقرب ہے وہ ہر اک پاک دل میں ہے
ذرا سا ذوق ہو تو نیم شب تنہائیوں میں ہے

جھلک اپنی دکھائی طُور پر موسیٰؑ عمراں کو
مکمّل جلوہ سے روشن کیا خود کوہِ فاراں کو
نبیؐ الانبیاء کو عرش کے اسرار دکھلائے
فضیلت یُوں ملائک پر عطا کی فخرِ انساں کو

خدا کی رحمتیں اس مخبرِ انسانیت پر ہوں
مسلسل برکتیں اس مرسلِ وحدانیت پر ہوں
جسے حق نے کہا تیری اطاعت میں ہدایت ہے
عقیدت کے سلام اس محسنِ انسانیت پر ہوں

[illegible]

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تقویٰ کی باریک راہیں

محترم صاحبزادہ مرزا ظفر احمد صاحب بار ایٹ لاء، کراچی

انسانی اعمال کئی قسم کے ہوتے ہیں۔ بعض اعمال ایسے ہوتے ہیں جو ظاہری اعمال کے ذیل میں آتے ہیں۔ ان کا دل سے یا تقویٰ سے تعلق نہیں ہوتا اور سب سے زیادہ دھوکہ دینے والے اعمال وہ ہوتے ہیں جو انسان سمجھتا ہے کہ مقبول ہو گئے۔ مگر وہ مقبول نہیں ہوئے ہوتے۔ انسان نمازیں پڑھتا ہے مگر ان نمازوں کے اندر چونکہ حقیقی روح نہیں ہوتی وہ اُس کے منہ پر ماری جاتی ہیں۔ یہی حال انسان کے دوسرے اعمال یعنی صدقہ و خیرات، حج و روزہ وغیرہ کا ہے۔ جب ان کی انجام دہی میں اللہ تعالیٰ کی رضا ملحوظ نہ ہو تو وہ بھی ادا کر دیئے جاتے ہیں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ پاک اور خدا سے ڈرنے والا کون ہو سکتا ہے مگر حضورؐ کو بھی یہی فکر ہوتی کہ اللہ تعالیٰ حضورؐ کی پیشکش کو قبول فرماتا ہے۔ حضورؐ فرماتے ہیں کہ میں دن میں کم از کم ستر دفعہ استغفار کرتا ہوں اور حضورؐ ہمیشہ کوشاں رہتے تھے اس امر میں کہ چھوٹی سے چھوٹی نیکی بھی نہ رہ جائے۔ دن مختلف کاموں میں گزر جاتا۔ مگر وہاں بھی یہ حال تھا۔ کہ "دست با کار دل با یار" رات کو تو یہ عالم تھا کہ حضورؐ ساری ساری رات قیام فرماتے حتیٰ کہ حضورؐ کے پاؤں سوج جاتے حالانکہ حضورؐ کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا وعدہ تھا کہ اللہ تعالیٰ نے حضورؐ کو ہر قسم کی لغزش کوتاہیوں اور قصوروں سے محفوظ کر دیا ہے۔ اور ان وعدوں کے علاوہ وحی الٰہی ساتھ کے ساتھ حضورؐ کو یقین دلاتی تھی کہ اللہ تعالیٰ نے حضورؐ کو نہ صرف یہ کہ لغزش کمزوریوں اور کوتاہیوں سے محفوظ کر دیا ہے بلکہ آپؐ کو ایسا مقام عطا کیا ہے جو کسی فرد بشر کو نہیں ملا اور نہ مل سکتا ہے اور نہ صرف یہ بلکہ آپؐ قیامت کے روز اپنی امت کے شفیع ہوں گے۔

اس کے باوجود حضورؐ میں خشیت الٰہی کا یہ عالم تھا کہ ہمیشہ لرزاں و ترساں رہتے اور بکثرت استغفار کرتے رہتے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام نے بھی یہی فرمایا کہ تقویٰ اختیار کرو کیونکہ تقویٰ ہی ہر نیکی کی جڑ ہے۔ حضورؑ فرماتے ہیں: ؎

"ہر اک نیکی کی جڑ یہ اتقا ہے
اگر یہ جڑ رہی سب کچھ رہا ہے"

نیز حضورؑ فرماتے ہیں کہ ہر نیکی کی جڑ تقویٰ ہے جس عمل میں یہ جڑ ضائع نہیں ہوگی وہ عمل بھی ضائع نہیں ہوگا۔

اسی طرح حضورؑ فرماتے ہیں:۔

"سو اے وے تمام لوگو! جو اپنے تئیں میری جماعت شمار کرتے ہو آسمان پر تم اس وقت میری جماعت شمار کئے جاؤ گے جب سچ مچ تقویٰ کی راہوں پر قدم مارو گے۔"

اس کے بعد حضورؑ فرماتے ہیں:۔

"ان سب باتوں کے بعد پھر میں کہتا ہوں کہ یہ مت خیال کرو کہ ہم نے ظاہری طور پر بیعت کر لی۔ ظاہر کچھ چیز نہیں خدا تمہارے دلوں کو دیکھتا اور اسی کے مطابق تمہارا معاملہ ہوگا۔"

اب جبکہ ہماری جماعت کی تعداد ترقی کر گئی ہے اور نئی پود کو ان لوگوں کے ملنے یا انہیں دیکھنے کا موقعہ نہیں ملا جن کی تربیت خود حضرت مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام یا ایسے لوگوں نے کی جنہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا زمانہ پایا وہ ان باریک راہوں سے بے بہرہ ہیں جو کہ مسیح وقت نے ان کی سرشت میں ڈالنی چاہی تھی۔ وہ لوگ اسی بات سے خوش ہیں کہ ہم نے پانچ نمازیں پڑھ لیں۔ روزے رکھ لئے چندہ دے دیا۔ یا پھر کسی قدر صدقہ و خیرات دیا۔ کیا انہوں نے اپنے نفس کا محاسبہ کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جو انہیں احکام دیئے ہیں وہ انہیں پورے کر رہے ہیں قرآن کریم میں سات سو کے قریب احکام ہیں اور ہر وہ حکم جو قرآن ہمارے اوپر واجب کرتا ہے اس کا بجا لانا ہمارا فرض ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے انہیں حکموں میں سے چند ایک احکام "کشتی نوح" میں بیان کئے ہیں۔ کون ہے جو ان احکام کو پڑھنے کے بعد فکرمند نہ ہو جاتا ہو کہ اس نے کچھ نہیں کیا اصل میں دھوکہ انہیں کو لگتا ہے جو کہ نمازیں پڑھتے ہیں اور روزے رکھتے ہیں مگر دوسرے اوامر اور نواہی کا خیال نہیں رکھتے۔ وہ یہ سمجھتے ہیں کہ جو ہم نے کرنا تھا کر لیا۔ ان کو ڈرنا چاہیئے اگر ان کی نمازوں اور روزوں سے وہ تبدیلی پیدا نہیں ہوتی جو کہ ان میں پیدا ہونی چاہیئے اگر چینی کے دو چمچوں سے چائے میں حلاوت پیدا ہو سکتی ہے تو یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ ایک شخص نماز پڑھے اور روزے رکھے اور اس میں حلاوت ایمان پیدا نہ ہو اگر یہ حلاوت پیدا نہیں ہوتی تو وہ یقین کرے نہ اس کا روزہ قبول ہوا اور نہ ہی اس کی نماز اور نہ ہی اس کے چندے۔ اس میں ایک تبدیلی پیدا ہونی چاہیئے تھی جو اس کی زندگی کو بدل دے۔ وہ نہ صرف اپنے بھائی پر ظلم نہ کرے بلکہ ہر مقام پر اس کی مدد کرے۔ دنیا میں عدل قائم کرے۔ احسان کرے۔ رشتہ داروں سے اچھا سلوک کرے اور بری باتوں اور فحش گوئی سے اجتناب کرے اور اخوت کے رشتوں کو جوڑے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

"اور چاہیئے کہ تم بھی ہمدردی اور اپنے نفسوں کو پاک کرنے سے روح القدس سے حصہ لو کہ بجز روح القدس کے حقیقی تقویٰ حاصل نہیں ہو سکتا۔ اور نفسانی جذبات کو بکلی چھوڑ کر خدا کی رضا کے لئے وہ راہ اختیار کرو کہ جو اس سے زیادہ کوئی راہ تنگ نہ ہو۔ دنیا کی لذتوں پر فریفتہ مت ہو کہ وہ خدا سے جدا کرتی ہیں اور خدا کے لئے تلخی کی زندگی اختیار کرو۔ وہ درد جس سے خدا راضی ہو۔ اس لذت سے بہتر ہے جس سے خدا ناراض ہو اور وہ شکست جس سے خدا راضی ہو اس فتح سے بہتر ہے جو موجب غضب الٰہی ہو.........

اگر تم صاف دل ہو کر اس کی طرف آجاؤ تو ہر ایک راہ میں وہ تمہاری مدد کرے گا اور کوئی شخص تمہیں نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔"

پھر حضور علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"تقویٰ ایک ایسا درخت ہے جس کو دل میں لگانا چاہیئے۔ وہی پانی جس سے تقویٰ پرورش پاتی ہے تمام باغ کو سیراب کر دیتا ہے۔ تقویٰ ایک ایسی جڑ ہے اگر وہ نہیں تو سب کچھ ہیچ ہے اگر وہ باقی رہے تو سب کچھ باقی ہے.........

میں سچ سچ کہتا ہوں کہ وہ آدمی ہلاک شدہ ہے جو دین کے ساتھ کچھ دنیا کی ملونی رکھتا ہے اور اس نفس سے جہنم بہت قریب ہے جس کے تمام ارادے خدا کے لئے نہیں ہیں بلکہ کچھ خدا کے لئے اور کچھ دنیا کے لئے۔ پس اگر تم دنیا کی ایک ذرہ ملونی بھی اپنی اغراض کے لئے رکھتے ہو تو تمہاری تمام عبادتیں عبث ہیں۔ اس صورت میں تم خدا کی پیروی نہیں کرتے۔ بلکہ شیطان کی۔"

○

"جب تک خدا تعالیٰ کا حاصل نہ ہو کچھ نہیں ملتا اور خدا سے قریب کرنے والی بات صرف تقویٰ ہے۔ یہی آواز سننے کے لئے متقی بننا چاہیئے۔

(مسیح موعودؑ)

○

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جاپان میں عید الفطر کی تقریب سعید

مکرم مولوی عطاء المجیب صاحب راشد ایم اے مبلغ جاپان

رمضان المبارک کا بابرکت مہینہ بخیر و خوبی مکمل ہو جانے پر اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے مطابق عید الفطر کی تقریب کا اہتمام کیا گیا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے امسال بھی ہماری عید بارونق اور بابرکت رہی۔ اس کی مختصر کیفیت درج ذیل ہے

عید الفطر کا اہتمام مورخہ ۱۶ر ستمبر بروز سوموار احمدیہ مسلم مشن ہاؤس جاپان میں کیا گیا۔ عید سے قبل سب احمدی احباب کو دن اور وقت کی اطلاع بذریعہ فون کر دی گئی۔ چنانچہ سب دوست وقت مقررہ پر تشریف لے آئے اور ہم سب نے مل کر اس تقریب میں شمولیت کی۔ ٹوکیو میں موجود جاپانی اور پاکستانی احمدی احباب کے علاوہ اوساکا سے مکرم ناصر احمد صاحب پروازی اپنی فیملی سمیت کار میں تشریف لائے تھے اس کے علاوہ خاکسار کے بہنوئی مکرم محمد اسلم صاحب جاوید بھی اتفاق سے لندن سے تشریف لائے ہوئے تھے۔ ہمارے نوجوان جاپانی احمدی بھائی مکرم بشیر شامیرو صاحب جس شوق اور اہتمام سے شمولیت کے لئے آئے اس کا خاص طور پر ذکر کرنا چاہتا ہوں۔ عید سے چند روز قبل میں نے جب انہیں عید کی تقریب کی اطلاع دی تو انہوں نے بتایا کہ میں اس سے ایک روز قبل وہ رخصت لے کر اپنے والدین سے ملنے کے لئے اپنے آبائی گاؤں جا رہے ہیں۔ جاپان میں ستمبر میں OBON کا تہوار منایا جاتا ہے جس میں عام طور پر شہروں میں آئے ہوئے لوگ اپنے آبائی گاؤں میں واپس جا کر والدین اور عزیز و اقارب سے ملاقات کرتے ہیں اور یہ موقعہ جاپانی ماحول میں باہم ملاقات کا ایک نادر موقع خیال کیا جاتا ہے۔ انہوں نے بتایا کہ وہ کام اور پڑھائی کی مصروفیت کی وجہ سے اس سے قبل فرصت نہیں نکال سکے اور اب اس ایک دن کی (جو عید کا دن بنتا ہے) رخصت لے کر آبائی گاؤں جانے کا پروگرام بنا چکے ہیں۔ جب میں نے ذرا زور دے کر کہا تو وہ تیار ہو گئے کہ میں اتوار کو واپس گھر جا کر رات تین چار گھنٹے وہاں قیام کر کے علی الصبح روانہ ہو کر عید کے وقت تک مشن ہاؤس پہنچ جاؤں گا۔

چنانچہ انہوں نے ایسا ہی کیا اور عید کے روز صبح تین چار گھنٹے گاڑی پر سفر کرتے ہوئے عید کی نماز سے عین پہلے ہمارے درمیان تشریف لے آئے جس سے ہم سب کو بہت خوشی ہوئی۔ ان کا جذبہ قابل رشک اور ان کا اہتمام خاص ذکر کے قابل ہے اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر عطا کرے اور ایمان میں ترقی نصیب فرمائے۔ آمین!

عید کی نماز دس بجے ادا کی گئی۔ بڑے کمرہ میں مردوں نے اور ملحقہ کمرہ میں مستورات نے نماز ادا کی۔ خاکسار نے نماز عید پڑھانے کے بعد خطبہ عید میں سب سے پہلے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طرف سے بذریعہ تار موصول ہونے والا "عید مبارک" کا پیغام پڑھ کر سب احباب کو سنایا۔ حضور نے اس پیغام میں عید مبارک کے تحفہ کے ساتھ اس دعا سے نوازا تھا کہ اللہ تعالیٰ اپنی خصوصی رحمتیں اور برکتیں سب پر نازل کرے اور اسلام کے محاسن کی اشاعت کی طاقت و توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

اس مبارک اور دعائیہ پیغام کے بعد خاکسار نے پہلے انگریزی میں اور پھر جاپانی زبان میں خطبہ عید بیان کیا۔ خطبہ میں خاکسار نے بیان کیا کہ دنیا خوشی و مسرت کی متلاشی ہے اور اس کے لئے اپنے علم اور تجربہ کی روشنی میں مختلف طریقے اور حربے استعمال کرتی ہے اسلام نے ہمیں جو مجرب نسخہ حقیقی خوشحالی اور خوشی و مسرت کا عطا فرمایا ہے۔ اس کا راز اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی کامل اطاعت ہی میں مضمر ہے۔ اسلام فلسفۂ اطاعت کی جامع اور بلیغ تفسیر کا نام ہے۔ دراصل اطاعت اسلام کی پیش کردہ جملہ تعلیمات کا مرکزی نقطہ ہے۔ نماز ہو۔ روزہ ہو۔ حج ہو یا زکوٰۃ ہو سب کا مشترکہ فلسفہ یہ ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر اطاعت اور قربانی کے کامل مظہر بن جائیں۔

رمضان میں اطاعت کے حکم کی جس طرح تعمیل کی جاتی ہے اس کی کسی قدر تفصیل بیان کرنے کے بعد خاکسار نے بتایا ہے کہ آج عید الفطر کی تقریب بھی اطاعت خداوندی کا ایک نمونہ ہے جس طرح رمضان میں روزہ رکھنا نیکی ہے اسی طرح عید کے روز روزہ نہ رکھنا اور عید کا اہتمام کرنا نیکی ہے کیونکہ اصل نیکی نہ تو روزہ ہے نہ افطار ہے بلکہ اطاعت الٰہی میں بجا لانے والا ہر قول و فعل ہے۔ آخر میں خاکسار نے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو یہ نکتہ سمجھنے اور اس کے مطابق زندگیوں کو ڈھالنے کی توفیق عطا فرمائے آمین!

انگریزی خطبہ کے بعد کم و بیش یہی مفہوم جاپانی زبان میں بھی بیان کیا۔ آخر میں سب نے اجتماعی دعا کی اور باہم مل کر عید مبارک کا تحفہ پیش کیا۔

بعد ازاں سب احباب نے ماحضر تناول فرمایا جس کا پہلے سے اہتمام کر لیا گیا تھا۔ اس دوران برادرانہ ماحول میں گفتگو کا سلسلہ جاری رہا۔ مشن ہاؤس کے پڑوس میں رہنے والی ایک جاپانی خاتون Mrs. Yoko Tsuda اپنی نوعمر بچی کے ساتھ ہماری دعوت پر نماز عید دیکھنے کے لئے آئی ہوئی تھی۔ خاکسار کو ان سے بھی پندرہ منٹ تک نماز عید کے بارہ میں بات چیت کرنے اور ان کے سوالات کے جوابات دینے کا موقع ملا۔ اس دفعہ عید سوموار کے دن تھی جبکہ سب دوستوں کے کام کا دن ہوتا ہے اس لئے دیگر زیر تبلیغ احباب کو اس موقع پر شمولیت کی دعوت نہیں دی جا سکی۔

اکل و شرب سے فارغ ہونے کے بعد مشن ہاؤس کے باہر سب احباب کا اجتماعی گروپ فوٹو لیا گیا۔ جس کے بعد ہم سب وفد کی شکل میں ٹوکیو میں پاکستانی سفارتخانہ گئے جہاں عید الفطر کی مناسبت سے سارے پاکستانیوں کے لئے ایک دعوت استقبالیہ یا عید ملن پارٹی کا اہتمام کیا گیا تھا۔ سب دوستوں نے اس میں شمولیت کی۔ اس موقع پر پاکستانی احباب کے علاوہ پاکستان کے سفیر محترم ہزایکسیلنسی مسٹر جمشید مارکر سے بھی ملاقات کرنے کا موقع ملا بلکہ ہماری درخواست پر سفیر محترم احمدی احباب کے ایک اجتماعی گروپ فوٹو میں بھی شامل ہوئے۔

اس طرح اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہماری عید الفطر کی تقریب نہایت بارونق اور بابرکت طریق پر منعقد ہوئی۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہمیں اپنی رضا اور خوشنودی کی دولت سے مالا مال کرے جس کے نتیجہ میں ہمارے لئے ہر دن ہی عید کا رنگ لئے ہوئے ہو۔ نیز اس ملک میں بھی اسلام کے غلبہ کے سامان پیدا کرے تا زمین کا یہ حصہ بھی اللہ تعالیٰ کے ازلی و ابدی نور سے منور ہو کر مہبط انوار الٰہی بن جائے۔

(آمین ثم آمین)

چندہ تعمیر مساجد صدقہ جاریہ ہے

اس صدقہ میں حصہ لینے والے مخلصین جنہوں نے دس روپے یا اس سے زائد رقم ادا فرمائی ہے ان کے اسماء گرامی بغرض دعا درج ذیل ہیں۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء

۱	جماعت احمدیہ چک ۶۴/۱۱ ضلع شیخوپورہ	۱۰/- روپے
۲	مکرم سید بشیر احمد صاحب منٹگمری	۵۰/- "
۳	" شریف احمد صاحب باجوہ ربوہ	۱۰۰/- "
۴	" بشیر احمد صاحب کلیم ہیڈ بیگووال ضلع راولپنڈی	۲۰/- "
۵	جماعت احمدیہ موہلن کے ضلع گوجرانوالہ	۱۳/- "
۶	" چک بہوڑو ضلع شیخوپورہ	۱۰/- "
۷	مکرم معز الملک احمد خان صاحب علی پور چٹھہ ضلع گوجرانوالہ	۱۰۰/- "
۸	" محمد اقبال صاحب صابن ڈیلر جھنگ صدر	۵۰/- "
۹	جماعت احمدیہ "	۲۵/- "
۱۰	" " چک ۵۸ مڑھ ضلع شیخوپورہ	۱۵/- "
۱۱	مکرم بشیر احمد صاحب رسول نگر ضلع گوجرانوالہ	۱۰/- "
۱۲	" محمود احمد صاحب ظافر چک ۵۸ گ ب ضلع فیصل آباد	۵۰/- "
۱۳	جماعت احمدیہ چک ۱۱۱/۱۲۰ ضلع بہاولنگر	۵۵/- "
۱۴	جماعت احمدیہ ننکانہ صاحب ضلع شیخوپورہ	۱۵/- "
۱۵	محترمہ مبارکہ بیگم صاحبہ اہلیہ رشید احمد صاحب محترمہ صادقہ بیگم صاحبہ اہلیہ مسعود احمد صاحب	۲۰/- روپے
۱۶	جماعت احمدیہ میرا بھٹر کا آزاد کشمیر	۲۹/- روپے

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سالانہ اجتماع انصار اللہ مرکزیہ ۱۹۷۸ء کی مختصر روداد

(قسط نمبر ۳)

مجلس انصار اللہ مرکزیہ کے سالانہ اجتماع ۱۳۵۷ہش (۱۹۷۸ء) کے دوسرے دن کی کارروائی کا آغاز نماز تہجد سے ہوا جو محترم صوفی غلام محمد صاحب آڈیٹر مجلس انصار اللہ مرکزیہ نے پڑھائی۔ بعد میں نماز فجر بھی آپ ہی کی اقتداء میں ادا کی گئی۔

اس کے بعد آپ کی صدارت میں اسی دن کے پہلے اجلاس کی کارروائی شروع ہوئی۔ سب سے پہلے مکرم مولوی بشارت احمد صاحب بشیر قائد تربیت انصار اللہ مرکزیہ نے قرآن کریم کا درس دیا۔ آپ نے قرآن کریم کی سورہ مزمل کی چند آیات کی تفسیر بیان فرمائی اور بتایا کہ ان آیات میں گو یا ایھا المزمل کہہ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خطاب فرمایا گیا ہے لیکن مراد ساری امت مسلمہ ہے اور چونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمام امت کے لئے اسوہ حسنہ ہیں اسلئے جو صفات آپ میں پائی جاتی ہیں اور جو اعمال حضور نے سرانجام دیئے وہ تمام امت مسلمہ کے لئے بھی بطور اسوہ کے ہیں اور آپ کی کامل اتباع امت محمدیہ کا شیوہ ہونا چاہیئے۔

آپ نے فرمایا۔ ان آیات میں جو میں نے تلاوت کی ہیں شب بیداری کا ذکر ہے اور ہر کوئی جانتا ہے کہ شب بیداری ایک مشکل امر ہے جیسا کہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا اِنَّ نَاشِئَةَ اللَّيْلِ هِيَ أَشَدُّ وَطْأً وَّأَقْوَمُ قِيلًا ۝ راتوں کو اٹھنا نفس کو پیروں کے نیچے مسلنا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس عمل میں بے شمار برکات رکھی ہیں۔ صبح سویرے تہجد کے لئے اٹھنا نہ صرف جسمانی صحت کے لئے مفید ہے بلکہ روحانی ترقی اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ تعلق پیدا کرنے کے لحاظ سے بھی یہ بہترین طریق ہے۔

آپ نے مزید فرمایا اللہ تعالیٰ نے روحانی ترقیات کے لئے اس سورہ کریمہ میں اور بھی کئی گر بتائے ہیں مثلاً قرآن کریم کی تلاوت، تقویٰ، طہارت، دعا، ذکرِ الٰہی، تبتل الی اللہ، توکل، دشمنوں کی ایذا رسانی پر صبر اور دنیا سے واجبی حد تک پیار اور تعلق۔ ان سب باتوں پر عمل کیا جائے تو انسان خدا تعالیٰ کی رضا کو حاصل کر سکتا ہے اور وہ اس دنیا میں ہی اخروی جنت کے سامان پیدا کر سکتا ہے۔

اس کے بعد مکرم شیخ نور احمد صاحب منیر فاضل مربی سلسلہ نے حدیث کا درس دیا۔ آپ نے بیماروں کی تیمارداری، نماز جنازہ کی ادائیگی، جنازہ کے ساتھ جانے اور تدفین تک قبرستان ہی میں ٹھہرنے کے متعلق بعض ارشادات نبویہ پڑھ کر سنائے اور فرمایا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے مسلمان بھائی کے جنازہ میں شامل ہونے، اس کی نمازِ جنازہ ادا کرنے، جنازہ کے ساتھ قبرستان تک جانے اور تدفین تک وہیں ٹھہرنے کا بڑا ثواب بیان فرمایا ہے۔ آپ نے بتایا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ جو شخص اپنے بھائی کی نماز جنازہ ادا کرتا ہے اور تین دفعہ قبرستان تک جاتے ہوئے اس کو اٹھاتا ہے اس نے گویا اپنے بھائی کا حق ادا کر دیا۔

درس الحدیث کے بعد مکرم عبد القدوس خان صاحب پشاور نے ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے حقوق اللہ اور حقوق العباد سے متعلق بعض ارشادات پڑھ کر سنائے۔

اجلاس کا دوسرا حصہ مکرم چوہدری نصیر احمد صاحب لاہور کی صدارت میں شروع ہوا۔ پروگرام کے مطابق یہ حصہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم سے متعلق تقادیر پر مشتمل تھا۔ سب سے پہلے مکرم میاں غلام رسول صاحب ڈیرہ غازیخاں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سادہ زندگی پر روشنی ڈالی۔ آپ نے فرمایا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی ہمارے لئے نمونہ ہے۔ آپ کی خوراک بہت سادہ تھی۔ اکثر اوقات آپ کھجوریں یا جو کی روٹی سرکہ کے ساتھ کھا کر گزارہ کر لیتے۔ کبھی آپ نے پیٹ بھر کر کھانا نہ کھایا بلکہ کئی کئی دن فاقہ میں گزر جاتے۔ کھانا آپ زمین پر بیٹھ کر تناول فرمالیا کرتے۔ لباس بھی بہت سادہ تھا۔ اکثر پیوند لگے ہوئے کپڑے پہنتے۔ رہائش کے لئے مٹی اور گارا سے بنے ہوئے چند کمرے تھے۔ چٹائی پر لیٹ کر استراحت فرما لیتے۔ گھر میں ہوتے تو امہات المومنین رض کا ہاتھ بٹاتے جوتا خود گانٹھ لیتے۔ کپڑوں کو خود پیوند لگاتے۔ بکریوں کا دودھ دوہتے کسی کو تکلیف میں دیکھ کر آپ فوراً اس کی مدد کے لئے تیار ہو جاتے۔

شادی اور بیاہ کے سلسلہ میں بھی آپ نے ہمیشہ سادگی اور اعتدال سے کام لیا۔

غرض رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی ہر لحاظ سے سادہ تھی اور آپ ہر لحاظ سے ہمارے لئے نمونہ تھے اور یہ صحیح ہے کہ ہم آپ کے نمونہ کی پیروی اور اتباع کر کے ہی اللہ تعالیٰ کی رضا کو حاصل کر سکتے ہیں۔

مکرم مولوی فضل الٰہی صاحب انوری سابق مبلغ مغربی جرمنی و افریقہ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ کے ایک پہلو شفقت علیٰ خلق اللہ پر روشنی ڈالی۔ آپ نے فرمایا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات بابرکات میں ہمیں رحمت اور شفقت کا ایک ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر نظر آتا ہے۔ آپ ایک شفیق بھائی، شفیق دوست، شفیق آقا، شفیق خاوند اور شفیق باپ کی حیثیت سے خوب سوسائٹی میں ابھرے۔

مکرم مولوی صاحب نے فرمایا رسولِ پاک صلی اللہ علیہ وسلم ملنے والوں سے اس طرح پیش آتے کہ وہ آپ کے گرویدہ ہو جاتے۔

بیواؤں، یتیموں، غلاموں اور بے سہارا لوگوں کے لئے آپ محبت، شفقت اور ہمدردی کا پیکر تھے پھر آپ کی شفقت صرف اپنی امت تک ہی محدود نہیں تھی دنیا کے سب چرند و پرند بلکہ نباتات و جمادات نے آپ کی شفقت سے حصہ لیا۔ آپ نے اپنے جانی دشمنوں کو لَا تَثْرِيبَ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ کہہ کر معاف کر دیا اور ان کی تکلیف کے وقت ان سے نہایت شفقت کا سلوک فرمایا۔ آپ نے یہ تعلیم اپنی امت کو دی کہ سنو! کوئی شخص اس وقت تک مومن نہیں ٹھہر سکتا جب تک کہ اس کا ہمسایہ اس کے شر سے محفوظ نہ ہو اور ایسا نہ ہو کہ وہ پیٹ بھر کر سوئے اور اس کا ہمسایہ بھوکا ہو۔

مکرم مولوی جلال الدین صاحب قمر فاضل نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خلق عظیم کے سلسلہ میں تقریر فرمائی۔ آپ نے سورۃ قلم کی آیت اِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيمٍ کی تلاوت فرمائی اور اس کی تفسیر کرتے ہوئے نہایت دلنشین انداز میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک زندگی کے بعض ان واقعات کا ذکر فرمایا جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے خلقِ عظیم سے تعلق رکھتے ہیں۔ آپ نے فرمایا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک زندگی حضرت عائشہ رض کے الفاظ میں كَانَ خُلُقُهُ الْقُرْآنَ کی مصداق تھی اور آپ قرآن کریم میں بیان فرمودہ جملہ اوصاف کریمہ اور اخلاقِ حسنہ سے متصف تھے

اجلاس کے آخر میں محترم مولانا چوہدری محمد شریف صاحب فاضل زعیم اعلیٰ انصار اللہ ربوہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے "عبد شکور" ہونے پر روشنی ڈالی۔ مکرم مولانا نے فرمایا۔ مولیٰ کریم کا دل و جان سے شکر ادا کرنا اس کی مدح و ثناء کرنا، اس کے آستانہ الوہیت پر گرے رہنا اور غیر اللہ سے منقطع ہو جانا اس کی عبادت کہلاتا ہے۔

زبان کے شکر کے لحاظ سے دیکھیں تو ہر وقت تسبیح و تحمید، تقدیس اور تکبیر آپ کا شعار تھا۔ پھر کمالِ عبادت کے طور پر آپ روزانہ پانچ مرتبہ اجتماعی اور انفرادی طور پر نماز ادا کرتے اور رات کا قریباً ⅔ حصہ عبادت میں گزارتے۔ اس کثرتِ عبادت کی وجہ سے جب آپ کی ایک زوجہ مطہرہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ کے تو سب اگلے اور پچھلے گناہ معاف ہیں پھر اتنی عبادت کیوں تو آپ نے فرمایا اَفَلَا اَكُونُ عَبْدًا شَكُورًا کیا میں اللہ کا صد درجہ شکر گزار بندہ نہ بنوں۔ آپ نیا کپڑا پہنتے، کھانے سے فارغ ہوتے نیند سے بیدار ہوتے، کوئی خوشی کی خبر سنتے یا کوئی آپ کی جانی یا مالی خدمت کرتا تو آپ اللہ کا شکر ادا کرتے اور اپنی امت کو بھی آپ نے یہ ہدایت فرمائی کہ جو بندوں کا شکر ادا نہیں کرتا اس نے گویا خدا کا شکر بھی ادا نہیں کیا۔

غرض ہمارے آقا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سب سے زیادہ خدا تعالیٰ کا شکر ادا کرنے والے بندے تھے۔ اس شکر کے بدلہ میں اللہ تعالیٰ نے آپ کو نعمتوں پر نعمتیں عطا فرمائیں اور دنیا کے ہر خطہ زمین میں پانچ وقت روزانہ بلند آواز سے آپ کی رسالت کا اعلان کرنے کا ارشاد فرمایا نیز فرمایا اللہ اس رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) پر اپنی رحمت نازل کرتا ہے اور اس کے فرشتے اس کیلئے دعائیں کر رہے ہیں پس اے مومنو! تم بھی اس نبی پر درود بھیجو اور اس کے لئے خوب جوش و خروش سے دعائیں کرتے رہو۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ ۞

(باقی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تقرر صدر انصار اللہ برائے ۱۹۷۹ء تا ۱۹۸۱ء

حسب دستور اساسی انصار اللہ ہر تین سال کے بعد صدر انصار اللہ کا انتخاب ہوتا ہے امسال شوریٰ انصار اللہ کے موقع پر آئندہ تین سال کے لئے صدر کا انتخاب ہونا تھا۔ دفتر کی طرف سے حسب قواعد مجالس سے نام منگوائے گئے۔ دستور اساسی کا قاعدہ ۹۳ حسب ذیل ہے:-

"کوئی رکن متواتر تین بار سے زیادہ صدارت کے عہدہ کے لئے منتخب نہیں ہو سکے گا سوائے اس کے کہ خلیفۂ وقت کسی رکن کو اس قاعدہ سے مستثنیٰ قرار دیں ..."

چونکہ محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب متواتر تین بار انصار اللہ کے صدر منتخب ہو چکے تھے اس لئے اس قاعدہ کی رُو سے محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب کا نام صدر کے عہدہ کے لئے پیش نہیں ہو سکتا تھا لہٰذا شوریٰ میں صدر کے انتخاب کے لئے مندرجہ ذیل چار اسماء پیش ہوئے:-

(۱) محترم صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب (۲) محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب
(۳) محترم شیخ مبارک احمد صاحب (۴) محترم چوہدری حمید اللہ صاحب

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے مطابق مورخہ ۲۸ ۱۰ بوقت نو بجے صبح شوریٰ انصار اللہ کے اجلاس میں صدر کا انتخاب محترم مرزا عبد الحق صاحب کی صدارت میں ہوا۔ کثرت آراء محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب کے حق میں تھی۔ محترم مرزا صاحب نے شوریٰ کی یہ سفارش حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں بھجوا دی جسے حضور نے منظور فرما لیا ہے۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے۔ آمین
نئے صدر صاحب یکم جنوری ۱۹۷۹ء سے کام شروع کریں گے۔ انشاء اللہ العزیز۔ مجالس نوٹ فرمالیں۔

(سیکرٹری مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

تقرر نائب صدر صف دوم برائے سال ۱۹۷۹ء تا ۱۹۸۱ء

امسال شوریٰ انصار اللہ کے موقع پر آئندہ تین سال کے لئے نائب صدر صف دوم کا انتخاب محترم مرزا عبد الحق صاحب کی صدارت میں ہوا۔ انتخاب میں چار اسماء پیش ہوئے کثرت رائے محترم چوہدری حمید اللہ صاحب کے حق میں تھی جسے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے منظور فرما لیا ہے۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے۔ آمین۔ مجالس نوٹ فرمالیں۔

(سیکرٹری مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

ماہنامہ تحریک جدید

رسالہ تحریک جدید ماہ اکتوبر ۱۹۷۸ء حوالہ ڈاک کیا جا چکا ہے۔ اس اعلان سے پیشتر ہی قارئین کرام کو پرچہ مل چکا ہوگا۔ اگر کسی دوست کو پرچہ نہ ملا ہو تو اطلاع کر دیں دوبارہ بھجوا دیا جائے گا۔ انشاء اللہ۔

کچھ دوستوں کے ذمہ پرچے کا چندہ واجب الادا ہے۔ فرداً فرداً احباب کو یاددہانی بھی کرائی جا چکی ہے لیکن باوجود دوبار یاددہانی کے چندہ کی ادائیگی نہیں ہوئی لہٰذا آئندہ ماہ سے مجبوراً ہمیں ایسے دوستوں کا رسالہ بند کرنا پڑے گا۔ اس رسالہ کا سال بھر کا چندہ صرف پانچ روپے ہے۔ ایسے دوستوں کی خدمت میں التماس ہے کہ چندہ کی رقم کی ادائیگی مقامی جماعت کے ذریعہ یا بذریعہ منی آرڈر کر کے ہمیں اطلاع کر دیں تا رسالہ ان کے نام جاری رہے۔

(مینیجنگ ایڈیٹر ماہنامہ تحریک جدید ربوہ)

لازمی چندہ جات کی ادائیگی ماہ بماہ کر کے عند اللہ ماجور ہوں

(ناظر بیت المال آمد۔ ربوہ)

جلسہ سالانہ کے اغراض و مقاصد

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:-

"اس جلسہ کے اغراض میں سے بڑی غرض تو یہ ہے کہ تا ہر ایک مخلص کو بالمواجہ دینی فوائد اٹھانے کا موقع ملے۔ ان کے معلومات وسیع ہوں اور خدا تعالیٰ کے فضل و توفیق سے ان کی معرفت ترقی پذیر ہو۔ پھر اس ضمن میں یہ بھی فوائد ہیں کہ اس ملاقات سے تمام بھائیوں کا تعارف بڑھے گا اور اس جماعت کے تعلقاتِ اخوت استحکام پذیر ہوں گے ... سو لازم ہے کہ اس جلسہ پر جو کئی بابرکت مصالح پر مشتمل ہے ہر ایک ایسے صاحب ضرور تشریف لاویں جو زادِ راہ کی استطاعت رکھتے ہوں اور اپنا سرمائی بستر لحاف وغیرہ بھی بقدر ضرورت ساتھ لاویں اور اللہ اور اس کے رسولؐ کی راہ میں ادنیٰ ادنیٰ حرجوں کی پرواہ نہ کریں۔ خدا تعالیٰ مخلصوں کو ہر ایک قدم پر ثواب دیتا ہے اور اس کی راہ میں کوئی محنت اور صعوبت ضائع نہیں ہوتی۔"

(اشتہار ۷ دسمبر ۱۸۹۲ء)

(ناظر اصلاح وارشاد)

اعلاناتِ نکاح

۱۔ میرے لڑکے عزیزم ناصر احمد کا نکاح عزیزہ سعیدہ کریم بنت مکرم ڈاکٹر فضل کریم صاحب کریم میڈیکل ہال فیصل آباد کے ہمراہ ۲۶ اکتوبر ۱۹۷۸ء کو موضع گوکھووال میں مکرم مولوی محمد دین صاحب مربی سلسلہ احمدیہ فیصل آباد نے پانچ ہزار روپیہ حق مہر پر پڑھا۔

اسی طرح میری بچی عزیزہ ساجدہ رزاق کے نکاح کا اعلان عزیزم عبد الواسع ابن برادرم عبد القیوم صاحب قیوم میڈیکل ہال فتح پور ضلع مظفر گڑھ کے ہمراہ ۲۹ اکتوبر ۱۹۷۸ء کو بھریا روڈ میں مکرم حکیم نذیر احمد صاحب ریحان مربی سلسلہ احمدیہ ضلع نواب شاہ نے پانچ ہزار روپیہ حق مہر پر کیا۔
احباب کرام اور بزرگان سلسلہ ان ہر دو رشتوں کے بابرکت اور مثمر ثمرات حسنہ ہونے کے لئے دعا فرمائیں۔

(خاکسار عبد الرزاق کمیشن ایجنٹ بھریا روڈ ضلع نواب شاہ)

۲۔ ۱۳ اکتوبر ۱۹۷۸ء کو مکرم مولوی محمد شفیع صاحب اشرف مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ راولپنڈی نے میرے بھانجے عزیزم کیپٹن اعجاز احمد تنویر ولد چوہدری محمد علی صاحب کا نکاح عزیزہ طاہرہ بنت مکرم شیخ منیر احمد صاحب ڈپٹی ڈائریکٹر زرعی بینک اسلام آباد کے ہمراہ مسجد نور، مری روڈ۔ راولپنڈی میں بعد نماز جمعہ مبلغ پندرہ ہزار روپے حق مہر پر پڑھا۔
احباب جماعت سے درخواستِ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ جانبین کے لئے یہ رشتہ خیر و برکت کا موجب بنائے۔ آمین

(عبد الرشید۔ فیض منزل ۲۰/۱۹۔ دار الرحمت وسطی۔ ربوہ)

اہالیانِ ربوہ کے لئے خوشخبری

آپ کے شہر ربوہ میں روزنامہ جنگ کی ایجنسی قائم ہو چکی ہے خواہشمند حضرات صوفی ہومیو شفاخانہ کی دکان رحمت بازار سے خرید سکتے ہیں اور گھر پر بھی پہنچانے کا انتظام ہے۔

(محمد نصر اللہ نیوز ایجنٹ
محلہ دار النصر غربی۔ ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴